از عدالتِ عظمیٰ[1]

ڈپٹی جنرل مینیجر از سر نو ڈپٹی ڈائریکٹر آئی ایس بی کے طور پر نامزد، وغیرہ۔

بنام

سدرشن کمار و دیگر اں ای ٹی سی۔

تاریخ فیصلہ: 2 اپریل، 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

اجازت اور لائسنس:

ہمدردی کی بنیاد پر لائسنس کی منظوری-کا غلط استعمال- مجاہد آزادی کی بیوہ کو دکان کا لائسنس دیا گیا- لائسنس کی تجدید کے لیے درخواست- بید خلی کے لیے لائسنس یافتہ کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا- نوٹس کو چیلنج کرتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کی گئی- دائر حلف نامے پر رٹ پٹیشن گزار لائسنس یافتہ کے دستخط نہیں ہیں- عدالت عالیہ کی طرف سے حاصل کردہ درخواست گزار کے دستخط جو وکالت نامہ اور بیان حلفی پر دستخطوں سے مطابقت نہیں رکھتے — نئی پٹیشن دائر کرنے کی آزادی کے ساتھ رٹ پٹیشن واپس لینے کی اجازت دی گئی- قرار پایا کہ، ان حقائق کے پیش نظر کہ تجدید کی درخواست پر لائسنس یافتہ کے دستخط نہیں تھے، اور نہ ہی بیان حلفی اور وکالت نامہ پر اس کے دستخط تھے، یہ واضح ہے کہ اس نے لائسنس لیا تھا اور اسے کسی اور کو تفویض کیا تھا جس نے جعل سازی کا ارتکاب کیا تھا اور ہمدردی کی بنیاد اور دی گئی آزادیوں کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے- عدالت عالیہ درخواست گزار کو درخواست واپس لینے اور بنائے نالش اسی مقصد پر ایک اور رٹ پٹیشن دائر کرنے کی اجازت دینا درست نہیں ہے۔

نوٹری:

حلف نامے- کی تصدیق- جعلی تصدیق جاری کرنے والا نوٹری- رجسٹری نے نوٹری کو وجہ بتانے کے لیے نوٹس جاری کرنے کی ہدایت کی کہ اس پر مقدمہ کیوں نہیں چلایا جانا چاہیے اور جھوٹے بیان حلفی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی تصدیق کرنے پر سزا کیوں نہیں دی جانی چاہیے اور اس کا لائسنس کیوں منسوخ نہیں کیا جانا چاہیے اور جھوٹا سرٹیفکیٹ دینے پر اس پر مقدمہ کیوں نہیں چلایا جانا چاہیے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7084، سال 1996 @ خصوصی اجازت کی درخواست (دیوانی) نمبر 6122، سال 1995 وغیرہ۔

دیوانی رٹ نمبر 2483، سال 1994 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 15.11.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

حاضر فریقین کے لیے سنجے پودار، ڈی کے ملہوترا، اجے کے جین، پرمود دیال، وی بی سہارایہ اور ڈی گوبردھن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

یہ مقدمہ ان رحم دلانہ بنیادوں کا غلط استعمال ہے جن پر مجاہد آزادی کی بیواؤں کو اجازت اور لائسنس دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اپیل کنندہ نے پہلے مدعا علیہ کو 15 مئی 1992 کو بین الریاستی بس اڈہ پر 'H' نمبر والی دکان (سیلز کاؤنٹر) کو لائسنس فیس کے 5 فیصد کی رعایتی شرح پر اجازت اور لائسنس دیا تھا۔ اس کی تجاوزات اور مدعا علیہ کے نام پر فراہم کی گئی دکان کے غلط استعمال کے الزام میں جانا ضروری نہیں ہے۔ 21 مارچ 1994 کو اجازت اور لائسنس کی تجدید کے لیے درخواست دائر کی گئی تھی، جس پر اب مدعا علیہ کے دستخط نہیں پائے گئے ہیں۔ مدعا علیہ کو 6.5.1994 پر ایک وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں اسے 6.6.1994 پر کاؤنٹر کا خالی قبضہ حوالے کرنے کو کہا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کو اسے باہر نکالنے سے روکنے اور اس کی اجازت اور لائسنس کی تجدید کی ہدایت جاری کرنے کے لیے دہلی عدالت عالیہ میں 23.5.1994 پر ایک رٹ پٹیشن نمبر 2483/94 دائر کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ میں مدعا علیہ کی طرف سے دائر بیان حلفی پر اس کے دستخط بھی نہیں تھے۔ جب اپیل گزاروں کو (یہاں) نوٹس جاری کیا گیا تو اپیل گزاروں نے 24 اکتوبر 1994 کو ایک جوابی حلف نامہ دائر کیا جس میں دہلی عدالت عالیہ کو استدعاوں میں کی گئی جعل سازی اور اس کی تجدید کی درخواست سے آگاہ کیا گیا۔ عدالت نے مدعا علیہ سے 2.11.1994 پر عدالت میں پیش ہونے کو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

کہا ہے لیکن وہ پیش نہیں ہوئی۔ بالآخر مدعاعلیہ 15 نومبر 1994 کو پیش ہوا۔ عدالت نے برسر اجلاس میں اس کے دستخط لیے اور وکالت نامہ اور حلف نامے پر دستخطوں کے ساتھ موازنہ کیا اور اس کے تسلیم شدہ دستخطوں سے مطابقت نہیں پائی۔ اس وقت مدعاعلیہ نے بنائے نالش اسی مقصد پر نئی درخواست دائر کرنے کی آزادی کے ساتھ رٹ پٹیشن کو واپس لینے کی اجازت طلب کی تھی۔ اس کے مطابق، آزادی 15 نومبر 1994 کے بذریعہ نامے کے ذریعے دی گئی۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ کو اسکو کا قبضہ لے لیا گیا ہے۔

مدعاعلیہ نے لائسنس کی تجدید کے لیے ایک منسلک اپیل بھی دائر کی۔ اس لیے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مدعاعلیہ اجازت اور لائسنس کی تجدید کا حقدار ہے اور کیا رٹ پٹیشن واپس لینے کی آزادی عدالت عالیہ نے مناسب طریقے سے دی تھی؟ اس عدالت میں دائر جواب میں یہ تسلیم شدہ موقف ہے کہ اس نے جواب پر بھی دستخط نہیں کیے تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ کسی نے اس کی طرف سے اس پر دستخط کیے ہیں اور ایک نوٹری نے اس کی تصدیق کی ہے۔ یہ تیسرا مقدمہ ہے جہاں عدالت کو معلوم ہوا ہے کہ نوٹری اس طرح کی جھوٹی تصدیق جاری کر کے اور کسی فریق کی طرف سے دائر کیے جانے والے حلف ناموں کی اندھا دھند تصدیق کر کے انہیں دی گئی آزادی کا غلط استعمال کر رہے ہیں جن کی صحیح شناخت نہیں کی گئی ہے۔ ہم نے عدالت میں دائر اصل جوابی بیان حلفی دیکھا ہے۔ انہوں نے ایک نوٹری سے رابطہ کیا ہے جس نے ابتدائی طور پر اس کی تصدیق کی ہے اور بعد میں اس نے اس درست بنیاد کی تصدیق کیے بغیر اسے منسوخ کر دیا تھا جس پر پہلے کی تصدیق منسوخ کی گئی تھی، اس کی تصدیق یکم نومبر 1994 کو ایک سدرشن کمار نے دوبارہ کی تھی۔ اس تسلیم شدہ موقف کے پیش نظر کہ اس نے خود دستخط نہیں کیے تھے اور کسی ایسے شخص کے طور پر جس نے اس پر دستخط کیے تھے، یہ واضح ہو گا کہ جس شخص نے اس سے پہلے دستخط کیے تھے وہ مدعاعلیہ نہیں تھا اور نہ ہی وہ شخص نوٹری کو معلوم تھا۔ نوٹری کے سامنے کسی نے بھی اس کی شناخت نہیں کی، پھر بھی اس نے بیان حلفی کی تصدیق کی۔ یہ ظاہر کرے گا کہ کچھ نوٹریز دستاویز پر دستخط کرنے والے افراد کی مناسب تصدیق کے بغیر انہیں دیے گئے لائسنس کا بالکل غلط استعمال کر رہے ہیں اور جعل سازوں کے جھوٹے حلف نامے کی تصدیق کر رہے ہیں۔

اس تسلیم شدہ حقیقت کے پیش نظر کہ اس کی تجدید کی درخواست پر اس کے دستخط نہیں تھے، بیان حلفی، وکلات نامہ پر بھی اس کے دستخط نہیں تھے، یہ ظاہر ہو گا کہ اس نے لائسنس لیا تھا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور اسے کسی ایسے شخص کو تفویض کیا تھا جس نے جعل سازی کا ارتکاب کیا تھا۔ جب ہم نے اس کے وکیل، شری گوبردھن سے پوچھا کہ اصل شخص کا نام جو اصل میں دکان چلا رہا تھا، تو اس نے کہا کہ فریق اس شخص کو ظاہر نہیں کرتی جو دکان چلا رہا ہے۔

ان حالات میں، یہ واضح ہے کہ ان افراد کی طرف سے ہمدردی کی بنیاد اور دی گئی آزادیوں کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ یہاں مدعا علیہ کو رٹ پٹیشن واپس لینے اور بنائے نالش اسی مقصد پر ایک اور رٹ پٹیشن دائر کرنے کی آزادی دینے میں درست نہیں تھی۔ لہذا سی اے نمبر 7084/96 (@ خصوصی اجازت کی درخواست (دیوانی) نمبر 6122/95) کی اجازت ہے اور سدرشن کماری سی اے نمبر 7085/96 (@ خصوصی اجازت کی درخواست (دیوانی) نمبر 9464/95) کی اپیل کو اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔ رجسٹری کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ نوٹری کو نوٹس جاری کرے تاکہ سدرشن کمار کو اس کی وجہ بتائے کہ ان پر مقدمہ کیوں نہیں چلایا جانا چاہیے اور جعل سازوں کے جھوٹے بیان حلفی کی تصدیق کرنے پر انہیں سزا کیوں نہیں دی جانی چاہیے اور ان کا لائسنس کیوں منسوخ نہیں کیا جانا چاہیے اور اس طرح کے جھوٹے سرٹیفکیٹ دینے پر ان پر مقدمہ کیوں نہیں چلایا جانا چاہیے۔

یہ معاملہ فوراً نوٹری پر نوٹس کی تعمیل کے بعد پیش کیا جائے۔

اپیل نمبر 7084/96 منظور کی گئی اور

اپیل نمبر 7085/96 خارج کر دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document